۲۸ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ کو بعد نماز عصر ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظات امیر اہل سنت (قسط:193)

میّت کے گھر والوں کا پہلی عید منانا کیسا؟

- کیا ہوائی جہاز کا سفر محفوظ ہوتا ہے؟ 02
- اچانک موت سے حفاظت کا نسخہ 05
- روزے کا فدیہ کس پر لازم ہے؟ 07

ملفوظات:

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش: المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)

Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مَیّت کے گھر والوں کا پہلی عید منانا کیسا؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۸ صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے یہ کہا: جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ 70 فرشتے ایک ہزار دِن تک اُس کے لیے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مَیّت کے گھر والوں کا پہلی عید منانا کیسا؟

سوال: اگر کسی کے والدین عید سے تین یا چھ مہینے پہلے فوت ہو جائیں تو کیا ان کے گھر والوں کا پہلی عید منانا جائز ہے؟

جواب: سوگ تین دِن تک جائز ہے۔ ہاں اگر کسی عورت کا شوہر اِنتقال کر گیا ہے تو اس کے سوگ کی مدّت چار مہینے 10 دِن ہوتی ہے۔[3] کسی عورت کا نوجوان بیٹا وفات پا گیا ہے تو اس کی جُدائی کا غم ماں کو پوری زندگی بے قرار رکھتا ہے تو ایسی عورت بے چاری اپنے اِختیار میں نہیں رہتی۔ بہر حال تین یا چھ مہینے کے بعد عید منائی جاسکتی ہے، عید کے نئے کپڑے بھی پہنے جاسکتے ہیں اور ایک دوسرے کو عید مبارک بھی کہا جاسکتا ہے۔ میّت کے گھر والے بعض لوگ اتنی بیوقوفی کر جاتے ہیں کہ عید الاضحیٰ پر قربانی بھی نہیں کرتے، یہاں تک نوبت آجاتی ہے کہ اپنے گھر میں خوشی کا ماحول بھی نہیں بناتے۔ بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ لوگوں کے طعنوں سے بچنے کے لیے قربانی کے جانور میں ایک حصہ

1 ...... یہ رِسالہ ۲۸ رمضانُ المبارک ۱۴۴۱ھ بمطابق 22 مئی 2020 کو بعد نمازِ عصر ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیۃ کے شعبہ "ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت" نے مُرتّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت)

2 ...... معجم اوسط، باب الالف، من اسمہ احمد، ۱/ ۸۲، حدیث: ۲۳۵۔

3 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۸۵۵، حصہ: ۴۔

ملا لیتے ہیں۔ یاد رکھیے! عید کے دِن خوشی کا اِظہار کرنا سنَّت ہے اور سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عید کے دِن خوشی منانا ثابت ہے۔[1] اللہ پاک قرآنِ کریم میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا﴾[2] ترجمۂ کنزالایمان: ”تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رَحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں۔“ اللہ پاک کے فضل و رحمت کا دِن عید کا دِن ہے، اِس دِن خوشی کا اِظہار کرنا چاہیے۔

کیا ہوائی جہاز کا سفر محفوظ ہوتا ہے؟

سوال: لوگ کہتے ہیں کہ ہوائی جہاز کا سفر محفوظ ہوتا ہے، کیا یہ دُرست ہے؟[3]

جواب: ہوائی جہاز کا سفر محفوظ ترین سفر مانا جاتا ہے، ہوائی جہاز میں بہت سے مسلم خاندان بھی سفر کرتے ہیں۔ جب بھی کسی شخص کا ہوائی جہاز میں سفر کرنے کا اِرادہ ہو تو اُسے چاہیے کہ اپنے گناہوں سے توبہ کرلے، کیا معلوم جانے انجانے میں منہ سے کوئی کلمۂ کفر نکل گیا ہو اور اسی حالت میں موت سے ہمکنار ہو جائے کیونکہ جہاز کا حادثہ جب ہوتا ہے تو پھر جان بچنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی آبادی والی جگہ پر ہوائی جہاز کا حادثہ پیش آجاتا ہے اور کئی گھر اس حادثے کی زَد میں آجاتے ہیں۔ بالفرض اگر کوئی شخص جہاز کے حادثے سے زندہ بچ بھی گیا تو وہ پوری زندگی حادثے میں لگے ہوئے زخموں کے ساتھ محتاجی کی زندگی گزارتا ہے۔

اب تو ہمارا مُعاشرہ اِتنا خراب ہو چکا ہے کہ اگر کہیں پر کوئی جہاز گر کر تباہ ہو جاتا ہے تو عموماً لوگ اسے عبرت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے بلکہ اسے سنسنی خیز خبر بنا دیتے ہیں اور جہاز بنانے والی کمپنی یا فیکٹری کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیتے ہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ کمپنی یا فیکٹری کو بُرا بھلا کہتے رہنے سے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا بلکہ اِس طرح لوگ غیبت اور تہمت جیسے گناہ میں مبتلا ہوں گے۔ ہوائی جہاز کی چیکنگ کرنا اور اُڑان کی پرمیشن دینا گورنمنٹ کے قانونی اِداروں کا کام ہے، بالفرض لوگوں کے بُرا بھلا کہنے سے قانون حرکت میں آ بھی جائے تو کسے پکڑے گا؟ جہاز اُڑانے والے پائلٹ کو جو

---

1 ...... مرآۃ المناجیح، ۲/ ۳۵۹۔ 2 ...... پ۱۱، یونس: ۵۸۔

3 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

جہاز کے حادِثے میں مَر گیا ہے یا جہاز کو پکڑا جائے گا کہ گرا کیوں ہے؟ موت تو اچانک آتی ہے۔ اگر کسی کا کوئی عزیز حادثے میں اِنتقال کر جاتا ہے تو ظاہر سی بات ہے آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں۔ بعض لوگ فضول کا شور مچاتے ہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے، کیا ان کا اس طرح شور مچانا مُردے کو زندہ کر دے گا؟ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اپنے نعتیہ دِیوان میں فرماتے ہیں:

آنکھیں رو رو کے سُجانے والے — جانے والے نہیں آنے والے
کوئی دِن میں یہ سرا اوجڑ ہے — اَرے او چھاؤنی چھانے والے (حدائقِ بخشش)

سرا کا مطلب ہوتا ہے مُسافر خانہ، دُنیا ایک مُسافر خانہ ہے، ایک دِن سب نے یہاں سے جانا ہے۔ موت نے اچانک آنا ہوتا ہے مثلاً ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ اِنسان کسی جگہ سکون سے بیٹھا ہوا ہوتا ہے کہ اچانک ایک زَلزلے کا جھٹکا آتا ہے اور اُسے موت کی نیند سُلا دیتا ہے۔ اللہ پاک تمام مسلمانوں کو ایسی ناگہانی آفات اور حادثات سے محفوظ فرما کر اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہر مدینے میں ایمان پر موت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہوائی جہاز میں سوار ہوتے وقت کی دُعا

سوال: ہوائی جہاز میں سوار ہوتے وقت کی دُعا یا وَظیفہ اِرشاد فرما دیجئے۔

جواب: ہوائی جہاز میں سوار ہوتے وقت اگر اِس دُعا کو پڑھ لیا جائے تو اِس کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللہ جہاز گرنے اور جلنے سے محفوظ رہتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْھَدْمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ ؕ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْھَرَمِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطٰنُ عِنْدَ الْمَوْتِ ؕ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا یعنی اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں، عمارت گرنے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بلندی سے گرنے اور تیری پناہ چاہتا ہوں ڈوبنے جلنے اور بڑھاپے سے اور تیری پناہ طلب کرتا ہوں اِس سے کہ شیطان مجھے موت کے وَقت وَسوسے دے اور تیری پناہ چاہتا ہوں اِس سے کہ تیری راہ میں پیٹھ پھیر تا مَر جاؤں اور تیری پناہ چاہتا ہوں اِس سے کہ سانپ کے ڈسنے سے اِنتقال کروں۔[1] اِس دُعا کو دُعائے مصطفےٰ بھی

[1] ......ابو داؤد، کتاب الوتر، باب فی الاستعاذۃ، ۲/ ۱۳۲، حدیث: ۱۵۵۲۔

کہا جاتا ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ دُعا اِرشاد فرمائی تھی۔ اُس زمانے میں جہاز نہیں تھے، یہ دُعا اُونچائی سے گِرنے سے محفوظ رہنے کی دُعا ہے لہٰذا جہاز میں سوار ہوتے وقت بھی اِس دُعا کو پڑھا جا سکتا ہے۔ سفر کے آداب میں سے ہے کہ جب کوئی سفر پر جانے لگے تو گھر سے ایسے رُخصت ہو کہ گویا دُنیا سے رُخصت ہو رہا ہے۔

گاڑی، بس یا ٹرین میں سوار ہوتے وقت کی دُعا

اگر کوئی گھر سے دور گاڑی، بس یا ٹرین کے ذَریعے سفر کر رہا ہے تو اُسے سفر کی دُعا پڑھ لینی چاہیے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَ كَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ یعنی اے اللہ میں سفر کی مشقت سے واپس پلٹنے کے غم اور اہل و مال میں بُرے منظر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔(1) اِس دُعا کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللہ اس شخص کے سفر سے واپسی تک مال اور اہل و عیال محفوظ رہیں گے۔ یوں ہی اگر کسی نے لباسِ سفر پہن کر گھر میں چار رَکعت نفل ادا کیے تو اِنْ شَآءَ اللہ سفر سے واپسی تک یہ رَکعتیں اس کے مال اور اہل و عیال سب کی حفاظت کرتی رہیں گی۔(2) گھر سے نکلتے وقت مُسافر کو چاہیے کہ آیۃُ الکرسی، سورۂ نصر اور چار قُل شریف پڑھ لیا کرے، ہر سورت کے شروع میں بِسْمِ اللہ بھی لازمی پڑھنی ہے۔ قرآنِ پاک کی یہ آیت بھی پڑھ لینی چاہیے: ﴿اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ﴾(3) ترجمۂ کنزالایمان: ”بے شک جس نے تم پر قرآن فرض کیا وہ تمہیں پھیر لے جائے گا جہاں پھرنا چاہتے ہو۔“ اِس کی بَرَکت سے پورے سفر میں سکون نصیب ہو گا۔

ہوائی جہاز میں بھی نماز فرض ہے

سوال: ہوائی جہاز میں وُضو اور نماز کے لیے کیا طریقہ کار ہونا چاہیے؟(4)

جواب: جو لوگ پکّے نمازی ہوتے ہیں اور نماز کے مُعاملے میں حسّاس طبیعت کے مالک ہوتے ہیں وہ بہت پریشان ہو

---

1 ...... مسلم، کتاب الحج، باب ما یقول اذا رکب الی سفر الحج وغیرہ، ص٥٣٨، حدیث: ٣٢٧٥۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ١٩/ ٢٧٧۔

3 ...... پ٢٠، القصص: ٨٥۔

4 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

جاتے ہیں، اِس وجہ سے کہ ہوائی جہاز میں انہیں وُضو کرنے اور نماز پڑھنے کا مسئلہ ہوتا ہے، لیکن جو حسّاس طبیعت کے نہیں ہوتے تو ایسے لوگ وُضو کرنے کے نام پر اپنے اَعضا گیلے کر رہے ہوتے ہیں، وُضو کرنا بھی ہر ایک کو نہیں آتا۔ وُضو کرنے کا طریقہ اور اس کے مَسائل ہر مسلمان کو یاد ہونے چاہئیں کہ وضو میں کون سا عضو کہاں تک دھونا فرض ہے۔ بہر حال ہوائی جہاز کا سفر کرتے وقت کوشش یہ ہونی چاہیے کہ سفر میں کسی بھی نماز کا وقت نہ آئے۔ ہم نے بھی جہاز میں کئی سفر کیے ہیں اور ہماری کوشش یہی رہی ہے کہ ہم ایسے وقت میں سفر کریں کہ دَورانِ سفر کسی نماز کا وقت نہ آئے مثلاً اگر کسی کے سفر کا دَورانیہ 10 گھنٹے ہیں تو ایسا شخص نمازِ فجر پڑھ کر سفر اِختیار کرے گا تو اِنْ شَآءَ اللہ نمازِ ظہر کی اَدائیگی اپنی منزل پر پہنچ کر بآسانی کرلے گا۔

اچانک موت سے حفاظت کا نسخہ

سوال: اچانک موت سے حفاظت کی دُعا کیا ہے؟

جواب: رات کے وقت باوضو حالت میں جو شخص 21 مَرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر سوئے گا تو اس کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللہ اچانک موت سے اَمْن میں رہے گا۔(1) بے وضو ہونے کی حالت میں اگر کسی شخص پر کوئی مصیبت آئے تو اُسے چاہیے کہ اپنے آپ کو ملامت کرے۔

جَل کر مَرنے والا شہید ہے

سوال: کیا جَل کر مَرنے والا شخص بھی شہید ہے؟

جواب: جی ہاں! جَل کر مَرنے والا شخص بھی شہید ہے۔(2)

صَدقۂ فطر کن کن چیزوں سے دیا جاسکتا ہے؟

سوال: اگر کوئی شخص گندم، جَو، آٹا، کھجور اور کشمش میں سے ہر ایک سے الگ الگ صَدقۂ فطر دینا چاہے تو کیا ایسا کرنا دُرُست ہے؟

---

1 ...... شمس المعارف، الباب الخامس فی اسرار البسملة، ص ۳۷۔

2 ...... مجمع الزوائد، کتاب الجهاد، باب فیما تحصل به الشهادة، ۵/ ۵۴۶، حدیث: ۹۵۵۴۔

www.dawateislami.net

جواب: اگر کوئی شخص گندم، جَو، آٹا، کھجور اور کشمش ان میں سے ہر ایک کے ذَریعے الگ الگ صَدقۂ فطر دینا چاہتا ہے تو دے سکتا ہے اِس میں کوئی حرج نہیں ہے، صَدقۂ فطر ایک سے ادا ہو جائے گا اور باقی نفل ہو جائیں گے۔ بندے کو چاہیے کہ اللہ پاک کی راہ میں زیادہ سے زیادہ خرچ کرے، جتنا گُڑ ڈالیں گے اُتنا ہی میٹھا ہو گا۔ اگر کسی کو اللہ پاک نے اتنا مال دیا ہے کہ سب سے قیمتی اور مہنگی کھجور عجوہ سے بھی صَدقۂ فطر دے سکتا ہے تو ضَرور دینا چاہیے۔ اہلِ مدینہ اور اہلِ حرم عجوہ کھجور سے بآسانی صَدقۂ فطر ادا کر سکتے ہیں کہ وہاں یہ کھجور پائی جاتی ہے۔ اِنسان جس طرح اپنی دُنیا سنوارتا ہے مثلاً گھر میں صوفے، پلنگ اور نجانے کیا کیا سجاوٹیں کرتا رہتا ہے اسی طرح اگر دِینی مدارس اور مَساجد میں رَقم دے گا تو اِنْ شَآءَ اللہ اس کی بَرَکت سے اَعمال میں عمدگی آئے گی، ساتھ ہی آخرت کی تیاری بھی ہوتی رہے گی اور قبر کے مُعاملات بھی آسان ہو جائیں گے۔ بے شک اللہ پاک کی راہ میں دیا ہوا مال آخرت میں بہت فائدہ دے گا۔

صَدقۂ فطر کی رَقم

سوال: صَدقۂ فطر کی رَقم کتنی ہے؟[1]

جواب: 1441 سنِ ہجری بمطابق 2020 کے رَمضانُ المبارک میں پاکستان کی کرنسی کے مُطابق ایک صَدقۂ فطر کی رَقم مندرجہ ذیل ہے:

گندم کا آٹا دَرمیانی کوالٹی	100 روپے	گندم کا آٹا اعلیٰ کوالٹی	125 روپے
جَو دَرمیانی کوالٹی	320 روپے	جَو اعلیٰ کوالٹی	400 روپے
کھجور دَرمیانی کوالٹی	1200 روپے	کھجور اعلیٰ کوالٹی	2000 روپے
کشمش دَرمیانی کوالٹی	1900 روپے	کشمش اعلیٰ کوالٹی	2400 روپے

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا یومِ عرس 25 صفر المظفر ہے۔[2] اِس مناسبت سے اگر کوئی اپنی طرف

1 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

2 ...... سوانحِ امام احمد رضا، ص ۳۸۴۔

سے 2500 کا بھی فطرہ دینا چاہے تو بالکل دے سکتا ہے۔ دُنیا میں کئی ایسے لوگ ہیں جن کے لیے 2500 کی رَقم کچھ معنیٰ نہیں رکھتی۔ رَمضانُ المبارک اور عیدُ الفطر سال میں ایک بار ہی آتے ہیں اور صَدقۂ فطر بھی ایک ہی بار دینا ہوتا ہے۔

روزے کا فدیہ کس پر لازم ہے؟

سوال: اگر کسی کے والدین ایسی عمر کو پہنچ گئے ہیں کہ روزہ نہیں رکھ سکتے تو ایسی صورت میں شَرعاً کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی کے والدین ایسی عمر کو پہنچ گئے ہیں کہ روزہ نہیں رکھ سکتے[1] تو ایسی صورت میں روزوں کا فدیہ دینا ہو گا، ایک روزے کا فدیہ ایک صَدقۂ فطر کی رَقم بنے گی۔ 1441 ہجری بمطابق 2020 میں اگر گندم کے اِعتبار سے کوئی فدیہ دینا چاہتا ہے تو ایک روزے کا فدیہ دَرمیانی کوالٹی کے حساب سے 100 روپے اور اعلیٰ کوالٹی کے حساب سے 125 روپے ہو گا۔ یوں دَرمیانی کوالٹی کے حساب سے 30 روزوں کا فدیہ 3000 روپے بنے گا۔ ہاں اگر کوئی ایسا شخص ہے کہ عمر 100 سال ہونے کے باوجود اتنی طاقت رکھتا ہے کہ روزہ رکھ لے گا تو اب فدیہ دینے سے گزارا نہیں ہو گا بلکہ روزہ رکھنا فرض ہو گا، اگرچہ روزوں کا فدیہ دے دیا ہو وہ سب نفل ہو جائے گا۔[2] یاد رہے فدیے کا جو مسئلہ بیان ہوا ہے یہ بوڑھے اَفراد کے لیے ہے، ان نوجوان اَفراد کے لیے نہیں ہے جو بیمار ہیں یا ڈاکٹر نے ان کی بیماری کو لاعلاج کہہ دیا ہے، ان پر تو روزہ رکھنا ہی فرض ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: اللہ پاک نے جو بیماری اُتاری ہے ساتھ ہی اس کا علاج بھی اُتارا ہے۔[3] ڈاکٹر کسی خاص بیماری کے علاج کو دَریافت نہ کر سکے ہوں تو یہ الگ بات ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو بھی چاہیے کہ کسی بھی بیماری کو لاعلاج نہ بتائے بلکہ محتاط جملہ کہہ دیا کرے کہ ہماری ڈاکٹری میں اس کا علاج ابھی تک دَریافت نہیں ہوا۔

مَنَّت کے روزوں کا حکم

سوال: شوال المکرم کے نفل روزے اور مَنَّت مانے ہوئے روزے کیا ایک ہی نیّت سے رکھے جا سکتے ہیں؟

---

1. ...... شیخِ فانی وہ شخص ہے کہ جو بڑھاپے کے سبب اتنا کمزور ہو چکا ہو کہ حقیقتاً روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو، نہ سردی میں نہ گرمی میں، نہ لگاتار نہ متفرق طور پر اور نہ ہی آئندہ زمانے میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو۔ (فتاویٰ اہلسنّت، (قسط:09) احکامِ روزہ و اعتکاف، ص ۲۱)
2. ...... فتاوی ہندیۃ، کتاب الصوم، باب الخامس فی الاعذار التی تبیح الافطار، ۱/ ۲۰۷۔
3. ...... بخاری، کتاب الطب، باب ما انزل اللہ داء... الخ، ۴/ ۱۶، حدیث: ۵۶۷۸۔

جواب: اگر کسی نے ویسے ہی دِل میں منّت مانی ہے کہ میرا فلاں کام ہو جائے تو اتنے دِن روزے رکھوں گا تو یہ شرعاً منَّت نہیں کہلائے گی۔ منّت میں یہ شرط ہوتی ہے کہ اللہ کے لیے کی جائے اور کہنے والا اتنی آواز سے کہے کہ خود اس کے کان سُن لیں اور جس چیز کی منّت مانی ہے اس کی مثل کوئی عبادت واجب ہوتی ہو تو یہ شَرعاً منَّت کہلائے گی۔[1] رَمضان المبارک کے روزے فرض ہیں اور نفل روزہ اس کی مثل ہے تو یہ واجب ہو جائے گا مثلاً اگر کسی شخص نے یہ منّت مانی کہ ”اگر میرا بیٹا تندرست ہو جائے تو اللہ پاک کے لیے میں 12 روزے رکھوں گا“ اب یہ جملہ اتنی آواز میں کہا کہ خود سُن لیا، بالفرض اگر کہنے والا خود بہرا ہے یا اس کے آس پاس اتنا شور ہے کہ اسے اپنی آواز سنائی نہیں دی لیکن اگر یہ مَوانع موجود نہ ہوتے تو آواز سُن لیتا تو منَّت ہو جائے گی اور اسے پورا کرنا واجب ہو جائے گا۔ ایسی منَّتِ واجبہ کے روزے الگ رکھنے ہوں گے اسے نفل روزوں کے ساتھ نہیں رکھا جائے گا۔

حدیثِ پاک میں ہے: جس نے رَمَضانُ المبارک کے مکمل روزے رکھے اور شوالُ المکرم کے مہینے میں بھی چھ روزے رکھے تو گویا اس نے پورا سال روزے رکھے۔[2] ایک اور رِوایت میں ہے کہ جس نے رَمَضانُ المبارک کے روزے رکھے اور شوالُ المکرم کے چھ روزے رکھے تو وہ گناہوں سے ایسے پاک وصاف ہو گیا جیسے آج ہی وہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔[3]

---

1 ......نذر اصطلاحِ شرع میں وہ عبادت مقصودہ ہے جو جنسِ واجب سے ہو اور وہ خود بندہ پر واجب نہ ہو، مگر بندہ نے اپنے قول سے اسے اپنے ذمہ واجب کر لیا ہو مثلاً یہ کہا کہ میرا یہ کام ہو جائے تو دس رکعت نفل ادا کروں گا اسے نذر شرعی کہتے ہیں۔ (فتاویٰ امجدیہ، ۲ / ۳۱۲)(اور) یونہی جس جگہ کچھ پڑھنا یا کہنا مقرر کیا گیا ہے، اس سے یہی مقصد ہے کہ کم سے کم اتنا ہو کہ خود سن سکے، مثلاً طلاق دینے، آزاد کرنے، جانور ذبح کرنے میں۔ (بہارِ شریعت، ۱ / ۵۱۲، حصہ: ۳)(اسی طرح) نذر ماننے میں بھی (دِل میں نیت کرنا کافی نہیں بلکہ) زبان سے الفاظ کی ادائیگی کرنے کا اعتبار ہے۔(لہٰذا) منت صحیح ہونے کے لیے کچھ یہ ضرور نہیں کہ دل میں اس کا ارادہ بھی ہو، اگر کہنا کچھ چاہتا تھا زبان سے منت کے الفاظ جاری ہو گئے منت صحیح ہو گئی یا کہنا یہ چاہتا تھا کہ اللہ (عزوجل) کے لیے مجھ پر ایک دن کا روزہ رکھنا ہے اور زبان سے ایک مہینہ نکلا مہینے بھر کا روزہ واجب ہو گیا۔ (رد المحتار، کتاب الصوم، مطلب: فی الکلام علی النذر، ۳/۴۸۱–۴۸۲)

2 ......مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صوم ستة ایام من شوال اتباعاً لرمضان، ص ۴۵٦، حدیث: ۲۷۵۸۔

3 ......معجم اوسط، باب المیم، من اسمه مسعود، ٦ / ۲۳۴، حدیث: ۸٦۲۲۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	اچانک موت سے حفاظت کا نسخہ	5
مَیّت کے گھر والوں کا پہلی عید منانا کیسا؟	1	جَل کر مَرنے والا شہید ہے	5
کیا ہوائی جہاز کا سفر محفوظ ہوتا ہے؟	2	صَدَقۂ فطر کن چیزوں سے دیا جاسکتا ہے؟	5
ہوائی جہاز میں سوار ہوتے وقت کی دُعا	3	صَدَقۂ فطر کی رَقم	6
گاڑی، بس یا ٹرین میں سوار ہوتے وقت کی دُعا	4	روزے کا فدیہ کس پر لازم ہے؟	7
ہوائی جہاز میں بھی نماز فرض ہے	4	مَنَّت کے روزوں کا حکم	7

ماخذ و مَراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	**مصنف / مؤلف / متوفیٰ**	**مطبوعات**
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
بخاری	امام ابوعبدُ اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ابو داؤد	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
معجم اوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
شمس المعارف الکبریٰ	حضرت شیخ ابو العباس احمد بن علی بونی، متوفی ۶۲۲ھ	کوئٹہ
رد المحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ ھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱، وعلمائے ھند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
فتاویٰ امجدیہ	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبہ رضویہ کراچی
فتاویٰ اہلِ سنّت (قسط:09)	دار الافتاء اہلِ سنّت	مکتبۃ المدینہ کراچی
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
سوانحِ امام احمد رضا	علامہ بدر الدین احمد صاحب قادری رضوی	مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”غوروفکر“ کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”**مدنی انعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”**مدنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net